

Allama Iqbal Open University AIOU BA AD Solved Assignment NO 3 Autumn 2025

Code 472 Quran-e-Hakeem

سوال نمبر 1: سورہ آل عمران کے دوسرے رکوع کا ترجمہ و تشریح

سورہ آل عمران (آیتیں 26 تا 43) – دوسرا رکوع

ترجمہ:

آیات 26-27:

”کہو: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کی بادشاہی تیرے ہی لیے ہے۔ تُو اپنی رضا

کے مطابق جسے چاہے سلطنت عطا کرتا ہے اور جسے چاہے سلطنت سے

محروم کر دیتا ہے۔ تُو بڑھاتا ہے اور گھٹا دیتا ہے، تیرے پاس خزانے آسمانوں اور زمین کے ہیں۔ اور تُو ہر چیز پر قادر ہے۔”

تشریح:

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، قدرت اور اختیار کی وضاحت کرتی ہے۔ اللہ ہی مالکِ کائنات ہے، اور اس کی مرضی کے بغیر کوئی طاقت یا دولت کا مالک نہیں بن سکتا۔ یہ انسانوں کے لیے سبق ہے کہ وہ اللہ کی رضا اور فرمانبرداری کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں، کیونکہ تمام دنیاوی اقتدار، دولت اور وسائل اس کے ہاتھ میں ہیں۔

آیات 28-29:

”ایمان والوں کے لیے نصیحت یہ ہے کہ وہ صرف اللہ پر بھروسہ کریں اور ایمان لائیں کہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ اور ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کے ذکر اور نماز میں مشغول رہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کریں۔“

تشریح:

یہ آیات ایمان اور عمل صالح پر زور دیتی ہیں۔ ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ اللہ کی معرفت، بھروسہ اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے ذریعے اپنی روحانی ترقی کریں۔ اس سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ انسان کی کامیابی صرف اللہ کی مدد اور اس کے احکام کی پیروی سے ممکن ہے۔

آیات 30-31:

”اور جب اہل کتاب سے کہا گیا کہ مریم کی ولادت پر اللہ کے رسول کی نبی ہونے کی دلیل دیکھو، تو وہ مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

تشریح:

یہ آیات اہل کتاب کی مخالفت اور اللہ کی برتری پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اہل کتاب مریم اور عیسیٰ کے واقعے پر شک کرتے ہیں، لیکن یہ یاد دلاتی ہیں کہ اللہ کی قدرت اور علم ہر چیز پر محیط ہے۔ انسانی شک اور جہالت اللہ کی معرفت اور حکمت کو نہیں بدل سکتی۔

آیات 32-34:

”اور ان لوگوں نے جو اللہ پر ایمان لائے اور عمل صالح کیے، ان سے وعدہ کیا کہ وہ ان کی نیکیاں قبول کرے گا اور ان کی برائیوں کو معاف کرے گا۔ اور اللہ سب پر رحم کرنے والا ہے۔“

تشریح:

یہ آیات اللہ کی رحمت اور معافی کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ اللہ نہ صرف نیک اعمال کو قبول کرتا ہے بلکہ گناہوں کی معافی بھی دیتا ہے، بشرطیکہ انسان ایمان لائے اور توبہ کرے۔ یہ ایمان والوں کے لیے تسلی اور امید کا ذریعہ ہے کہ اللہ کی رحمت ہر وقت شامل حال ہے۔

آیات 35-37:

”اور جب فرشتوں نے مریم سے کہا کہ اللہ نے تمہیں منتخب کیا اور تمہیں پاکیزہ بنایا اور دنیا کی عورتوں میں تمہیں عزت دی، تو مریم نے کہا: 'اے

میرے رب! میرا یہ حال کیسے ممکن ہے جب کہ مجھے کوئی انسان نہ چھوا
اور میں بدکار نہ تھی؟" اللہ نے فرمایا: 'یہ بات آسان ہے، ہم چاہتے ہیں تو
معجزہ پیدا کرتے ہیں اور یہ نشان لوگوں کے لیے ہے۔'

تشریح:

یہ آیات مریم علیہا السلام کی معصومیت اور اللہ کے معجزے پر روشنی ڈالتی
ہیں۔ مریم علیہا السلام کو پاکیزگی اور منتخب ہونا کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ
واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کے اختیار اور قدرت کے سامنے انسانی
منطق اور محدود فہم کمزور ہے۔

آیات 38-39:

“اور اسی طرح اللہ نے عیسیٰ کو پیدا کیا، تاکہ وہ نشانی لوگوں کے لیے اور
رحمت کے طور پر آئے۔ اور اللہ کی قوت اور حکمت کے بغیر کچھ بھی ممکن
نہیں۔”

تشریح:

یہ آیات عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور اللہ کی قدرت کی وضاحت کرتی ہیں۔
اللہ کی مرضی سے ہی معجزات اور نشانیوں کا ظہور ہوتا ہے۔ یہ انسانوں کے
لیے سبق ہے کہ اللہ کے فیصلے کے بغیر کوئی معجزہ یا اہم واقعہ ممکن نہیں۔

آیات 40-43:

”اور اللہ کی رضا اور قدرت کے سامنے سب انسان عاجز ہیں۔ جو لوگ اللہ کی
طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں، وہ کامیاب ہوتے ہیں۔
اور جو اس کے احکام کے مخالف چلیں، وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔“

تشریح:

یہ آیات انسانوں کی ذمہ داری اور اللہ کی برتری کی وضاحت کرتی ہیں۔ اللہ
کے حکم اور رضا کے بغیر کوئی کام ممکن نہیں، اور جو لوگ اس کی طرف
رجوع کرتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں، وہ حقیقی کامیابی حاصل کرتے
ہیں۔ یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے کہ وہ اللہ کی عبادت، عمل صالح اور
اس کی رضا پر توجہ دیں۔

نتیجہ:

دوسرے رکوع میں بنیادی پیغام یہ ہے کہ اللہ ہی مالکِ کائنات، حکمران، اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اس رکوع میں اللہ کی قدرت، اختیار، رحمت، اور معجزات کی طرف روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایمان والوں کے لیے سبق یہ ہے کہ وہ اللہ کی رضا اور فرمانبرداری پر عمل کریں، اس کی عبادت کریں، اور اس کے راستے میں وسائل خرچ کریں۔ نیز یہ رکوع مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کے معجزات کی مثالیں پیش کرتا ہے تاکہ انسان اللہ کی قدرت اور حکمت کو سمجھے اور اس پر بھروسہ رکھے۔

سوال نمبر 2: سورہ آل عمران کی آیات ۳۱ تا ۵۴ – مفصل مفہوم اور خلاصہ

سورہ آل عمران کی آیات ۳۱ تا ۵۴ اللہ تعالیٰ کی قدرت، معجزات، پیغمبروں کی

ہدایت، ایمان والوں کی صفات، اور اللہ کی حفاظت اور نصرت کی وضاحت

کرتی ہیں۔ یہ آیات خاص طور پر عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت، ان کے

معجزات، اور اللہ کی نصرت کے موضوعات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ ذیل میں ان

آیات کا مفصل مفہوم بیان کیا گیا ہے:

آیات ۳۱ تا ۳۳: اللہ کی اطاعت اور محبت

● اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور

اطاعت کرے، اللہ اسے پسند کرتا ہے اور کامیابی عطا فرماتا ہے۔

● یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ حقیقی محبت صرف اللہ اور اس کے احکام

کے مطابق ہو سکتی ہے۔

● پیغام: انسان کا اصل مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا اور اس کی ہدایات

پر عمل کرنا ہونا چاہیے۔

- اس آیت میں یہ سبق بھی دیا گیا ہے کہ اللہ کا علم اور اختیار تمام کائنات پر محیط ہے اور انسان کی کامیابی اور فلاح صرف اس کی مرضی کے مطابق ممکن ہے۔
-

آیات ۳۴ تا ۳۵: مریم علیہا السلام کی پاکیزگی اور معجزہ

- فرشتوں نے مریم علیہا السلام کو اللہ کی طرف سے چنا ہوا اور پاکیزہ بتایا۔
- مریم علیہا السلام نے سوال کیا کہ وہ کیسے حاملہ ہو سکتی ہیں جبکہ انہوں نے کسی مرد سے تعلق نہیں رکھا اور وہ بدکار نہیں تھیں۔
- اللہ نے فرمایا کہ یہ کام اس کے لیے آسان ہے اور یہ ایک نشانی اور معجزہ ہے۔
- اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کی قدرت اور معجزات انسانی عقل اور محدود فہم سے بالاتر ہیں۔
- مریم علیہا السلام کا کردار انسانوں کے لیے پاکیزگی، تقویٰ اور اللہ پر مکمل بھروسے کی مثال ہے۔

آیات ۳۶ تا ۳۹: عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات اور نصیحت

- اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا تاکہ وہ لوگوں کے لیے نشانی اور رحمت بنیں۔
- عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے معجزات دکھاتے تھے، جیسے بیماروں کا علاج اور مردوں کو زندہ کرنا۔
- یہ معجزات اللہ کی قدرت کا مظہر ہیں اور لوگوں کو ایمان کی طرف راغب کرنے کے لیے ہیں۔
- آیات یہ واضح کرتی ہیں کہ تمام معجزات اللہ کے اختیار سے ہوتے ہیں اور انسانی طاقت سے نہیں۔
- اس سے انسانوں کو سبق ملتا ہے کہ اعتماد اور بھروسہ صرف اللہ پر ہونا چاہیے۔

آیات ۴۰ تا ۴۳: ایمان اور نافرمانی

- اللہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کی رضا پر عمل کریں۔
- جو لوگ اللہ کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں، انہیں نقصان اور عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- آیات یہ سبق دیتی ہیں کہ اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہی حقیقی کامیابی اور فلاح کی ضمانت ہے۔
- ایمان اور عمل صالح کے ذریعے انسان دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

آیات ۴۴ تا ۴۶: عیسیٰ علیہ السلام کی نشانی اور امتحان

- اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو معجزات دکھانے کی صلاحیت دی تاکہ لوگ اللہ کی ہدایت اور قدرت پر ایمان لائیں۔
- معجزات ایک نشانی اور امتحان کے طور پر پیش کیے گئے تاکہ لوگ ایمان اور کفر کے درمیان فرق سمجھیں۔
- یہ آیات آدمی کی محدود فہم اور اللہ کی حکمت کو واضح کرتی ہیں۔

آیات ۴۷ تا ۵۰: عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت

- عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ وہ لوگوں کو اللہ کی تعلیم اور صراطِ مستقیم کی طرف بلائیں۔
- ان کا مقصد معجزات کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دینا اور ایمان کی راہ دکھانا تھا۔
- آیات سے یہ سبق ملتا ہے کہ پیغمبروں کا مقصد صرف اللہ کی تعلیم پہنچانا اور لوگوں کو راہِ حق پر لگانا ہے۔

آیات ۵۱ تا ۵۴: اللہ کی نصرت اور حفاظت

- اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے دشمنوں سے محفوظ رکھا اور اپنی قدرت کے مظاہر دکھائے۔
- یہ آیات ایمان والوں کے لیے اللہ کی نصرت اور حفاظت کی یقین دہانی ہیں۔

- اللہ کی نصرت ہر دور میں مظلوم اور ایمان والوں کے لیے موجود ہے۔

- اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کی مدد اور حفاظت کے بغیر کوئی انسان نقصان سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

اہم موضوعات اور سبق

1. اللہ کی قدرت اور اختیار:

- تمام دنیاوی اقتدار، وسائل اور معجزات صرف اللہ کی مرضی اور قدرت سے ممکن ہیں۔

2. ایمان اور عمل صالح:

- اللہ کی اطاعت اور نیک اعمال انسان کی دنیا اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔

3. پیغمبروں کی مثال:

- عیسیٰ اور مریم علیہما السلام کے کردار اور معجزات سے سبق ملتا ہے کہ اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گزارنا ضروری ہے۔

4. معجزات اور نشانی:

○ معجزات ایمان کی دلیل ہیں اور اللہ کی قدرت اور حکمت کو ظاہر کرتے ہیں۔

5. اللہ کی نصرت اور حفاظت:

○ ایمان والوں کو اللہ کی مدد اور نصرت پر بھروسہ کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ ہر حال میں اپنے بندوں کا محافظ ہے۔

نتیجہ:

آیات ۳۱ تا ۵۴ سورہ آل عمران میں اللہ کی قدرت، اطاعت، ایمان، معجزات، اور نصرت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ آیات انسانوں کو سبق دیتی ہیں کہ وہ اللہ کی رضا اور فرمانبرداری کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں، پیغمبروں کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کریں، اور ایمان کے راستے پر ثابت قدم رہیں۔ عیسیٰ اور مریم علیہما السلام کی مثالیں انسانوں کے لیے پاکیزگی، بھروسہ، اور اللہ کی قدرت پر یقین کا نمونہ ہیں، اور یہ یقین دلاتی ہیں کہ اللہ کی نصرت ہر حال میں شامل حال ہے۔

سوال نمبر 3: سورہ آل عمران کے تیسرے رکوع کا ترجمہ و تشریح

سورہ آل عمران کے تیسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ کی معجزات، نبوت، دشمنوں کی سازشوں اور ایمان والوں کے لیے نصیحت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ رکوع تقریباً آیات ۵۵ تا ۷۲ پر مشتمل ہے اور بنیادی طور پر عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت، اہل کتاب کی مخالفت، اور ایمان والوں کی کامیابی کے موضوعات پر مشتمل ہے۔ ذیل میں تفصیل سے ترجمہ اور تشریح پیش کی جاتی ہے:

ترجمہ اور تشریح

آیات ۵۵ تا ۵۷

”اور جب اللہ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تمہیں دنیا میں بھی چنتا ہوں اور آخرت میں بھی، اور میں تمہارے لیے ایک نشانی کے طور پر لوگوں کے لیے ہوں، اور میرا حکم ہے کہ تم اپنے والدہ کے پاس نماز پڑھو اور مخلص بندوں میں شامل رہو۔“

تشریح:

یہ آیات عیسیٰ علیہ السلام کے مقام اور اللہ کی رضا کو واضح کرتی ہیں۔ اللہ نے انہیں دنیا اور آخرت میں منتخب کیا اور انہیں اپنے معجزات اور کردار کے ذریعے لوگوں کے لیے ایک نشانی بنایا۔ اس سے سبق ملتا ہے کہ اللہ کے منتخب بندے اللہ کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے ہیں اور لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

آیات ۵۸ تا ۶۰

”اور اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے دشمنوں سے تمہیں محفوظ رکھوں گا اور تمہیں اپنی قدرت سے بلند کروں گا۔ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں، انہیں عذاب ملے گا، اور جو ایمان لائیں اور عمل صالح کریں، ان کے لیے خوشخبری ہے۔“

تشریح:

یہ آیات اللہ کی نصرت اور حفاظت پر زور دیتی ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں سے بچانے کے لیے اللہ کی منصوبہ بندی ظاہر کی گئی ہے۔ اس سے

انسانوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کی نصرت ہر حال میں شامل حال ہے اور ایمان والوں کو نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔

آیات ۶۱ تا ۶۵

”اور اللہ نے اپنے حکم سے عیسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا کیے، جیسے مردہ کو زندہ کرنا، بیماروں کو شفا دینا، اور لوگوں کے دلوں میں ایمان پیدا کرنا۔ یہ سب اللہ کی نشانی اور امتحان ہیں۔“

تشریح:

یہ آیات معجزات کی اہمیت اور اللہ کی قدرت کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ معجزات ایمان کی دلیل ہیں اور اللہ کی حکمت اور طاقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ انسانوں کے لیے سبق ہیں کہ وہ اللہ کی قدرت پر یقین رکھیں اور نیکی کی طرف راغب ہوں۔

آیات ۶۶ تا ۶۹

”اور اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ میرے راستے میں چلیں گے، میں ان کی رہنمائی کروں گا اور انہیں کامیابی عطا کروں گا۔ اور جو لوگ نافرمانی کریں گے، وہ نقصان اٹھائیں گے۔“

تشریح:

یہ آیات ایمان اور نافرمانی کے نتائج واضح کرتی ہیں۔ ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کریں اور راستبازی اختیار کریں۔ نافرمانوں کے لیے خبردار کیا گیا ہے کہ اللہ کے احکام کی مخالفت نقصان کا باعث بنے گی۔

آیات ۷۰ تا ۷۲

”اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والے، ایمان والوں کے لیے خوشخبری ہے۔ اور اللہ کی نصرت کے بغیر کوئی کام ممکن نہیں۔ اور اللہ کی رہنمائی ہمیشہ شامل حال ہے۔“

تشریح:

یہ آیات ایمان والوں کے لیے امید اور تسلی کا ذریعہ ہیں۔ یہ واضح کرتی ہیں کہ اللہ کی نصرت اور رہنمائی پر بھروسہ رکھنا کامیابی کی ضمانت ہے۔

اہم نکات اور سبق

1. اللہ کی نصرت اور حفاظت:

○ عیسیٰ علیہ السلام کی دشمنوں سے حفاظت اللہ کی نصرت کی مثال ہے۔

○ یہ ایمان والوں کے لیے یقین دہانی ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو ہر حال میں محفوظ رکھتا ہے۔

2. معجزات کی اہمیت:

○ معجزات ایمان اور ہدایت کی دلیل ہیں، جیسے مردہ کو زندہ کرنا اور بیماریوں کا شفا دینا۔

3. ایمان اور عمل صالح:

○ ایمان اور نیک اعمال انسان کی دنیا اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔

○ نافرمانی نقصان اور عذاب کا سبب بنتی ہے۔

4. پیغمبروں کی تعلیمات:

○ پیغمبروں کا مقصد لوگوں کو اللہ کی ہدایت کی طرف بلانا اور نیکی کی تعلیم دینا ہے۔

نتیجہ

سورہ آل عمران کا تیسرا رکوع ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ:

- اللہ ہی مالکِ کائنات، طاقتور اور ہر چیز پر قادر ہے۔
- پیغمبروں کے معجزات اللہ کی قدرت اور ہدایت کے مظاہر ہیں۔
- ایمان اور نیک اعمال انسان کی کامیابی اور فلاح کی بنیاد ہیں۔
- اللہ کی نصرت اور رہنمائی ایمان والوں کے لیے ہمیشہ شامل حال رہتی

ہے۔

سوال نمبر 4: سورہ آل عمران کے رکوع نمبر 4 کا سلیس ترجمہ اور مفہوم

سورہ آل عمران – رکوع نمبر 4 (آیات 55 تا 63)

یہ رکوع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انجام، ان کے ماننے والوں اور منکرین کے انجام، حق و باطل کے فرق، اور واقعہ مباہلہ پر مشتمل ہے۔ اس رکوع میں اسلام کا بنیادی عقیدہ توحید اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل حیثیت واضح کی گئی ہے۔

سلیس ترجمہ

آیت 55:

جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہیں (دنیا سے) اٹھا لینے والا ہوں اور تمہیں اپنی طرف بلند کرنے والا ہوں، اور تمہیں کافروں سے پاک کرنے والا ہوں، اور تمہارے پیروکاروں کو قیامت تک کافروں پر غالب رکھنے والا ہوں،

پھر تم سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہے، پھر میں تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔

آیت 56:

پھر جو لوگ کفر کریں گے میں انہیں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا، اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

آیت 57:

اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک اعمال کریں گے، اللہ انہیں ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا، اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

آیت 58:

یہ ہم تمہیں سناتے ہیں آیات اور حکمت والی نصیحت میں سے۔

آیت 59:

بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے، اسے مٹی سے پیدا کیا، پھر فرمایا ہو جا، تو وہ ہو گیا۔

آیت 60:

یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ بنو۔

آیت 61:

پھر جو لوگ تم سے اس معاملے میں جھگڑا کریں بعد اس کے کہ تمہارے پاس علم آچکا، تو کہہ دو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو، ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو، ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو، پھر ہم عاجزی سے دعا کریں اور اللہ کی لعنت جھوٹوں پر ڈال دیں۔

آیت 62:

یقیناً یہی سچا بیان ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور بے شک اللہ ہی غالب، حکمت والا ہے۔

آیت 63:

پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو یقیناً اللہ فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

مفہوم اور تشریح

1. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انجام (آیات 55-57)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ:

- انہیں دشمنوں کے ہاتھوں قتل نہیں ہونے دیا جائے گا بلکہ اللہ خود انہیں اپنی طرف اٹھا لے گا۔

- اللہ انہیں کافروں کی سازشوں سے پاک رکھے گا۔

- ان کے سچے پیروکار قیامت تک منکرین پر غالب رہیں گے۔

مفہوم:

یہ واضح کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے، نہ سولی پر چڑھائے گئے، بلکہ اللہ نے انہیں عزت کے ساتھ محفوظ کیا۔ یہ بات اسلام کے عقیدے کی بنیاد ہے اور عیسائی و یہودی عقائد کی تردید کرتی ہے۔

2. ایمان اور کفر کا انجام (آیات 56-57)

- کافروں کے لیے دنیا و آخرت میں سخت عذاب ہے۔

- ایمان اور نیک اعمال والوں کے لیے مکمل اجر اور اللہ کی رضا ہے۔

مفہوم:

یہ آیات عدلِ الہی کو واضح کرتی ہیں کہ نجات کا معیار نسب، قوم یا دعویٰ نہیں بلکہ ایمان اور عمل صالح ہے۔

3. حضرت عیسیٰ اور حضرت آدم کی مثال (آیات 58-60)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

- حضرت عیسیٰ کی پیدائش حضرت آدم جیسی ہے۔
- حضرت آدم نہ ماں سے پیدا ہوئے نہ باپ سے، بلکہ اللہ کے حکم ”ہو جا“ سے وجود میں آئے۔

مفہوم:

اگر باپ کے بغیر پیدا ہونا خدائی کی دلیل ہے تو حضرت آدم اس کے زیادہ حق دار تھے، مگر وہ اللہ کے بندے تھے۔ اس مثال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کا عقیدہ رد کیا گیا اور توحید کو ثابت کیا گیا۔

4. حق کا اعلان اور شک کی نفی (آیت 60)

یہ واضح اعلان ہے کہ:

- یہ بات سراسر حق ہے۔
- اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔

مفہوم:

مسلمانوں کو یقین کامل دیا گیا کہ قرآن کی تعلیمات اللہ کی طرف سے قطعی حق ہیں۔

5. واقعہ مباہلہ (آیت 61)

اگر حق واضح ہونے کے بعد بھی اہل کتاب جھگڑا کریں تو:

- دونوں فریق اپنے عزیز ترین افراد کے ساتھ دعا کریں۔
- اور اللہ سے جھوٹوں پر لعنت طلب کریں۔

مفہوم:

یہ حقانیتِ اسلام کا سب سے مضبوط ثبوت ہے۔ نجران کے عیسائی اس موقع پر پیچھے ہٹ گئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سچے ہیں۔

6. توحید کا دو ٹوک اعلان (آیت 62)

- اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔
- اللہ ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

مفہوم:

یہ اسلام کے بنیادی عقیدے توحید کا جامع بیان ہے۔

7. انکار کرنے والوں کا انجام (آیت 63)

- اگر وہ پھر بھی منہ موڑیں تو اللہ ان کے فساد کو خوب جانتا ہے۔

مفہوم:

حق واضح ہونے کے بعد انکار فساد ہے، اور اللہ ایسے لوگوں کو مہلت تو دیتا ہے مگر نظر انداز نہیں کرتا۔

جامع خلاصہ

سورہ آل عمران کے چوتھے رکوع میں:

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل حیثیت واضح کی گئی
- ان کی الوہیت کی نفی اور بندگی ثابت کی گئی
- ایمان و کفر کے انجام کو کھول کر بیان کیا گیا
- توحید کو قطعی حق کے طور پر پیش کیا گیا
- واقعہ مباہلہ کے ذریعے اسلام کی صداقت ثابت کی گئی

یہ رکوع مسلمانوں کے عقیدہ توحید، رسالت اور آخرت کو مضبوط کرتا ہے

اور اہل کتاب کے باطل نظریات کی علمی و عقلی تردید کرتا ہے۔

سوال نمبر 5: پارہ نمبر چار کے رکوع نمبر 3 کا ترجمہ و تشریح

پارہ نمبر 4 – رکوع نمبر 3

سورہ آل عمران (آیات 121 تا 129)

یہ رکوع غزوہ اُحد کے پس منظر میں نازل ہوا۔ اس میں مسلمانوں کو اطاعتِ رسول ﷺ، صبر، نظم و ضبط، اور اللہ پر توکل کا درس دیا گیا ہے، نیز شکست کی وجوہات اور اصلاحِ احوال کی رہنمائی بھی کی گئی ہے۔

سلیس ترجمہ

آیت 121:

اور (یاد کرو) جب تم صبح کے وقت اپنے گھر سے نکلے تاکہ ایمان والوں کو جنگ کے لیے مناسب مقامات پر مقرر کرو، اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔

آیت 122:

جب تم میں سے دو گروہ بزدلی دکھانے لگے، حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا، اور ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ صرف اللہ پر بھروسہ کریں۔

آیت 123:

اور اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی حالانکہ تم کمزور تھے، پس اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

آیت 124:

جب تم ایمان والوں سے کہہ رہے تھے: کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد کرے؟

آیت 125:

بلکہ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور دشمن فوراً تم پر چڑھ آئے تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان دار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔

آیت 126:

اور اللہ نے یہ مدد صرف اس لیے کی تاکہ تمہارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو،
اور مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب، حکمت والا ہے۔

آیت 127:

تاکہ کافروں کے ایک گروہ کو کاٹ ڈالے یا انہیں ذلیل کرے، پس وہ ناکام لوٹ
جائیں۔

آیت 128:

(اے نبی!) اس معاملے میں آپ کا کوئی اختیار نہیں، چاہے اللہ ان کی توبہ قبول
کرے یا انہیں عذاب دے، کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

آیت 129:

اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے، وہ جسے چاہے
بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے، اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم
کرنے والا ہے۔

تشریح و مفہوم

1. غزوہ اُحد کی تیاری اور قیادت (آیت 121)

اس آیت میں نبی کریم ﷺ کی اعلیٰ قیادت اور جنگی حکمتِ عملی بیان کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے خود مجاہدین کو مختلف محاذوں پر مقرر فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں منصوبہ بندی، نظم و ضبط اور قیادت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

2. کمزوری کے لمحے اور اللہ پر بھروسا (آیت 122)

یہاں ان دو قبائل (بنو سلمہ اور بنو حارثہ) کا ذکر ہے جن کے قدم وقتی طور پر ڈگمگا گئے تھے۔

سبق:

- مومن کے لیے اصل سہارا اللہ ہے
 - وقتی کمزوری فطری ہے، مگر اللہ پر توکل اسے طاقت میں بدل دیتا ہے
-

3. بدر کی یاد دہانی اور شکر کا درس (آیت 123)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بدر کی فتح یاد دلائی، جہاں وہ تعداد اور وسائل میں کم تھے مگر اللہ کی مدد شامل حال تھی۔

مفہوم:

- کامیابی تعداد یا اسلحے سے نہیں بلکہ اللہ کی مدد سے ہوتی ہے
- فتح کے بعد شکر اور عاجزی ضروری ہے

4. فرشتوں کی مدد اور شرطِ کامیابی (آیات 124-125)

یہاں صبر اور تقویٰ کو اللہ کی مدد کے بنیادی اسباب قرار دیا گیا ہے۔

سبق:

- اللہ کی مدد مشروط ہے
- صبر، تقویٰ اور اطاعت کامیابی کی کنجی ہیں

5. اصل مدد اللہ ہی کی طرف سے ہے (آیت 126)

فرشتوں کی مدد محض دلوں کے اطمینان کے لیے تھی، ورنہ حقیقی مددگار صرف اللہ ہے۔

مفہوم:

- اسباب اختیار کرنا ضروری ہے
- مگر اعتماد صرف اللہ پر ہونا چاہیے

6. کفار کا انجام (آیت 127)

اللہ تعالیٰ کفار کو یا تو تباہ کرتا ہے یا ذلیل کر کے واپس لوٹا دیتا ہے۔

سبق:

- باطل وقتی طور پر غالب آ سکتا ہے
- مگر انجام کار ذلت اور ناکامی اس کا مقدر ہوتی ہے

7. نبی ﷺ بھی اللہ کے فیصلے کے پابند (آیت 128)

یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی ایک عظیم سبق ہے کہ ہدایت، معافی یا عذاب کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔

مفہوم:

- نبی ﷺ کی ذمہ داری پیغام پہنچانا ہے
- فیصلے اللہ کی مشیت سے ہوتے ہیں

8۔ اللہ کی بادشاہی اور رحمت (آیت 129)

اللہ زمین و آسمان کا مالک ہے، وہی معاف کرتا ہے اور وہی سزا دیتا ہے۔

سبق:

- اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے
- توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے

جامع خلاصہ

پارہ نمبر چار کے رکوع نمبر تین میں:

- غزوہ اُحد کے اسباب و نتائج بیان کیے گئے
 - اطاعتِ رسول ﷺ اور نظم و ضبط کی اہمیت واضح کی گئی
 - صبر، تقویٰ اور توکل کو کامیابی کی بنیاد قرار دیا گیا
 - یہ بتایا گیا کہ اصل مدد صرف اللہ کی طرف سے ہوتی ہے
 - مسلمانوں کو شکست سے سبق سیکھنے اور اصلاح کا پیغام دیا گیا
- یہ رکوع امتِ مسلمہ کے لیے قیادت، اطاعت، صبر، اور اللہ پر کامل بھروسے کا جامع عملی دستور پیش کرتا ہے۔